تلخیص و ترجمہ

مسلمان روس میں

(پروفیسر راشد رستم کے قلم سے)

آج کل روس کے مسلمانوں سے متعلق دنیائے اسلام میں عجیب وغریب افسانے پھیلے ہوئے ہیں، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ درمیان میں بالشویکوں کے حائل ہونے کی وجہ سے ہم کو اپنے بھائیوں کے صحیح حالات معلوم نہیں ہوتے۔ اور اس بنا پر اُن کی نسبت طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ "الہلال" مصر نے تازہ اشاعت میں اس موضوع پر ایک مفید مقالہ شائع کیا ہے، ہم ذیل میں اُس کا ملخص ترجمہ پیش کرتے ہیں جو امید ہے قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس مضمون کے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ روس نے کس طرح مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لیے اُن کی الگ الگ جمہوریتیں قائم کر رکھی ہیں لیکن یہ امر باعث صد مسرت ہے کہ روس کا بہادر مسلمان وقت کے ان بلاخیز طوفانوں کا اب تک انتہائی بہادری کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا ہے، اور کفر و الحاد کی اس گرم بازاری میں بھی وہ اپنی متاع ایمان کو کس مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہے　"برہان"

وہ مسلمان قومیں جو روسی حکومت کے زیرنگیں ہیں جنسی اعتبار سے دو قسموں پر منقسم ہیں ایک قفقازی، اور دوسری ترکستانی۔

اُمم قفقازیہ اُمم قفقازیہ سفید فام جنس سے تعلق رکھتی ہیں اُن کی جائے سکونت قفقاز کا وہ علاقہ

ہے جو بحر اسود اور بحر قزوین کے درمیان روس کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ لوگ تعداد میں کم ہیں۔ سب مل ملا کر چند ملین سے بھی زیادہ نہیں ہونگے لیکن ویسے نہایت مضبوط، اور بلند شخصیت رکھنے والے ہیں۔ یہی لوگ تھے جو کامل ایک سو برس تک روس کے خلاف، اُس کی مسلمہ طاقت و قوت کے باوصف بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔ ان میں ہر شخص پہاڑ کی چوٹی کا رہنے والا ہو، یا وادی کا ساکن۔ شہسواری میں کمال رکھتا ہے، اور بہادری و جوانمردی اُس کا خاص جوہر ہے۔

قفقاز میں جو اسلامی جماعتیں آباد ہیں وہ باشندگان قوقاز کی ایک تہائی یعنی صرف ایک کروڑ بیس لاکھ ہیں۔ قفقاز کے باشندوں میں بعض چرکسی ہیں اور ان کے مختلف قبیلے ہیں مثلاً قبردائی، شابسوغ، ابزاخ، اباظہ، ابوخ، حاتوقائی وغیرہ بعض ششن اور داغستانی کہلاتے ہیں ان میں سے دو لاکھ اہل قبائل مسلمان ہیں اور کچھ قبائل وہ ہیں جو اسینین کے نام سے پکارے جاتے ہیں، ان میں ایک کروڑ انسان یعنی تقریباً ایک تہائی کے برابر مسلمان ہیں۔ روس کا موجودہ ڈکٹیٹر اسٹالین انہی قبائل سے تعلق رکھتا ہے۔

قفقاز میں اسلام اور ترقیاتیں

جنوبی طرف سے ایشیا میں جب اسلام کو شاندار فتوحات حاصل ہونی شروع ہوئیں۔ اُس کے آغاز میں ہی اسلام کا غلغلہ ان شہروں تک پہنچ چکا تھا۔ لیکن یہاں کی اکثر قوموں نے اٹھارویں صدی عیسوی کے اوائل میں اسلام قبول کیا اور اس کا سہرا ان مبلغینِ اسلام کے سر ہے جو شمال سے یہاں تبلیغ اسلام کے لیے آئے تھے۔

اسلام کے حلقہ بگوش ہو جانے کے بعد ان لوگوں نے دینی مدارس قائم کیے جہاں سے بڑے بڑے ائمہ مجاہدین پیدا ہوئے۔ تلفظ کی دشواری کے باوجود اُنہوں نے عربی زبان سیکھی ان میں حنفی اور شافعی دونوں طرح کے اہل سنت والجماعت تھے۔ پھر یہ حضرات صرف ارباب قلم و

درس ہی نہیں تھے۔ بلکہ ارباب جہاد و حکومت بھی تھے۔ اور مشائخ طریقت و تصوف بھی۔ ان اسلامی قبائل کا جو دینی پیشوا ہوتا تھا، وہ دنیوی امور میں بھی رئیس اعلیٰ سمجھا جاتا تھا۔ اور اس بنا پر اس کو امام کہہ کر پکارتے تھے جس سے مُراد ایک ایسی جامع شخصیت ہوتی تھی جس میں دینی پیشوائی کے ساتھ سیاسی امارت و ریاست اور جنگی قیادت و زعامت بھی بیک وقت جمع ہوتی تھی۔ اس قسم کے حضرات میں زیادہ نمایاں شخصیتیں حاجی غازی محمود، حاجی مُراد، سُلیمان، محمد امین، شامل اور منصور وغیرہ حضرات کی ہیں ان ائمہ کرام نے اپنے دینی طریقہ سے جس پر وہ سختی کے ساتھ عمل پیرا تھے۔ مذہب اور سیاست دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔ اور اس بنا پر روس کے لیے سب سے بڑا خطرہ یہ ہی قفقازی قبائل تھے۔

طویل مقاومت کے بعد روسی ان قبائل کے شہروں میں داخل ہوئے تو اُنھوں نے بے مثل شجاعت کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ ان کی بہادری کے افسانے ضرب المثل کی طرح یورپ ایسے متمدن ملک میں مشہور ہیں ان کے آخری امام جنھوں نے انتہائی پامردی کے ساتھ اس جہاد وطنی میں شجاعت کے جوہر دکھائے امام شامل ہیں پچیس سال تک جہاد کرتے رہے۔ آخرِ امر ایک موقع پر ان کو اچانک گرفتار کر لیا گیا اور ۱۸۷۱ء میں وفات پا گئے۔ ان کی گرفتاری سے مسلمان قبائل میں دل شکستگی پیدا ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے ہزاروں نے اپنا وطن ترک کر کے ترکستانی شہروں کی طرف ہجرت اختیار کر لی۔

ترکستانی سیاست نے ان مہاجرین کا پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ ان کو اپنے یہاں بڑی بڑی جائدادیں اور جاگیریں عطا کیں، اور اُن کے ساتھ بالکل بھائی بندوں کا سا معاملہ کیا۔ یہ مہاجرین متمدن و مہذب اور فطری طور پر اسلامی اخلاق و ملکات کے علمبردار تھے اسی لیے خود اہل ترکستان کو ان کی صحبت و معیت سے بہت کچھ فائدہ پہنچا، اور اُنھوں نے ان سے کافی

فیض حاصل کیا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ترکستان کو ان مہاجرین سے عسکری مدد بھی ملی۔ کیونکہ یہ لوگ بڑے بہادر، بہترین تیغ زن عمدہ شہسوار اور مخلص مجاہد تھے۔ ان اوصاف وخصوصیات کے باعث ان مہاجرین نے ترکستان میں نمایاں مقام حاصل کرلیا اور ترکستان کی اجتماعی زندگی میں ان کے دم قدم سے ایک عجیب انقلاب پیدا ہوگیا۔

ان چند ہزار مہاجرین کے علاوہ تغفازی قبائل کے بقیہ مسلمان وہ تھے جو ہجرت کرنے کو اپنی قومی شکست خیال کرتے تھے۔ اور چونکہ ان کو اپنے کیرکٹر کی مضبوطی پر پورا اعتماد و وثوق تھا اس لیے انہوں نے ہجرت نہیں کی، اور وہیں اپنے وطن میں مقیم رہے۔ چنانچہ روس کی عظیم الشان جماعتوں کے درمیان مقیم رہنے کے باوجود یہ لوگ اپنے مخصوص اسلامی کلچر اور اسلامی تمدن وتہذیب پر سختی کے ساتھ قائم رہے، اور تعداد میں کم ہونے کے باوصف ان کی شخصیتیں نمایاں، اور ان کا مقام ارفع واعلیٰ رہا۔ قیصر روس نے ان کے امرار ورؤسا کو اپنا مقرب خاص بنالیا۔ اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ ایک عام مقولہ کے مطابق مفتوح اقوام فاتحین کی تہذیب وتمدن کی پیروی کرتی ہیں۔ لیکن یہاں معاملہ بالکل برعکس تھا۔ یہاں کے قیاصرہ بھی اپنے شاہی لباسوں میں ان چرکسیوں کی تقلید کرتے تھے اور اس چرکسی لباس کی سادگی وسہولت اور اُس کے پُررعب ہونے کی وجہ سے قوزاق شہزادوں نے بھی اُس کو اپنے لیے اختیار کرلیا۔

یہ چرکسی مسلمان قبائل اپنے عقائد اور اپنی روایات کی پابندی میں اس قدر سخت ہیں کہ روس کا بالشوزم اپنی شہرہ آفاق ہلاکتوں اور بربادیوں کے باوجود ان حضرات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرسکا، اور چند در چند کشمکشوں اور مقاومتوں کے بعد بالشوزم کے علمبرداروں کو ان مسلمانوں کے مقابلہ میں ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ اور انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ اب آئندہ

وہ ان مسلمانوں کے دین اور طریقۂ عبادت سے کوئی تعرض نہیں کرینگے، یہ اپنے داخلی معاملات میں آزاد ہونگے۔ اور جبرًا فوج میں بھرتی کرنے کا قانون بھی ان پر عاید نہیں ہوگا۔ ان کی پامردی و استقلال کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی قفقازی جماعتیں بھی اگرچہ روس کے عام سوویٹ نظام کے ماتحت داخل ہیں لیکن ان کے داخلی امور کا فیصلہ کرنے کے لیے ان کے مستقل جمہوری ادارے ہیں۔

قفقاز کے شمال میں چرکسی، داغستانی، ششن اور استین قبائل کی حکومتوں کا ایک مستقل نظام جمہوری ہے۔ ان کی اپنی ایک الگ یونیورسٹی ہے جس میں تمام علوم وفنون جدیدہ کی تعلیم دیجاتی ہے، پھر یونیورسٹی کے علاوہ ان کے خود اپنے اخبارات ہیں جو ان کی یا روسی زبان میں شائع ہوتے ہیں ان کی اپنی مجلسیں اور سوسائٹیاں ہیں کتب خانے ہیں دینی مدارس و مکاتب ہیں۔ اکثر باشندوں کی گذر بسر کا ذریعہ زراعت ہے۔ اور طرح طرح کی معدنوں اور پٹرول کی فراوانی کے باعث یہاں عام خوشحالی پائی جاتی ہے، پھر یہاں برف پوش پہاڑوں، سرسبز و شاداب وادیوں، دریاؤں اور آبشاروں کی وجہ سے قدرتی مناظر کی بھی کمی نہیں ہے۔ ان شہروں میں بہترین صحت گاہیں بھی ہیں اور موسم سرما گذارنے کے لیے بڑے بڑے دلفریب مرکزی مقامات بھی ہیں۔

ترکستانی جماعتیں دوسری قسم اُن قبائل اسلام کی جو روس کے زیر حکومت ہیں، ترکستانی قومیں ہیں وہ لوگ جو ترکستانی الاصل ہیں (یعنی غیر قفقازی) وہ مقامات ذیل پر آباد ہیں۔

(۱) قفقاز کے جنوب مشرق میں۔ (۲) بحر اسود کے ساحل پر جزیرہ نما کریمیا میں (۳) دریائے والگا اور ولایت قازان کے وسط میں (۴) ایشیائی ترکستان غربی میں۔

(۱) وہ لوگ جو قفقاز کے جنوب مشرقی میں آباد ہیں اُنہیں آذربائجانی کہا جاتا ہے اور تعداد کے اعتبار سے چند ملین ہیں۔ ان کا سب سے بڑا شہر باکو بحر قزوین کے ساحل پر واقع ہے

اور پٹرول کے کنوؤں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ عام لوگ تجارت پیشہ ہیں اور متمول ہیں ایک زمانہ تک گمنامی اور جمود و خمود کی زندگی بسر کرنے کے بعد ۱۹۰۵ء میں جب انقلاب روس ہوا تو ان کی ہمت خفتہ میں بھی بیداری پیدا ہوئی اور اُنہوں نے سیاسی و اجتماعی جدوجہد شروع کردی اب اُنہوں نے اپنی جمعیتیں بنائیں۔ ان میں بڑے بڑے رہنما اور سیاسی لیڈر پیدا ہوئے۔ اور قلیل التعداد ہونے کے باوجود ترکستانی زندگی میں اُنہوں نے اپنے لیے ایک نمایاں مقام حاصل کرلیا۔

(۲) وہ مسلمان جو بحر اسود کے ساحل پر جزیرہ نمائے کریمیا میں آباد ہیں اور جن کی تعداد دسوں ہزار تک پہنچتی ہے اُن کا سب سے بڑا شہر باغچہ سرائے ہے۔ یہ ایک تاریخی اور پُررونق شہر ہے۔ اس کی صنعتی اور علمی و ادبی شہرت اب بھی مسلم ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مکاتب ہیں، دارالعلوم ہیں، دارالصنائع اور چھاپہ خانے ہیں جہاں سے کتابیں اور اخبارات تاتاری اور روسی دونوں زبانوں میں چھپ چھپ کر ملک میں شائع ہوتے ہیں۔ عہد جدید میں اسمٰعیل بک غصبرنسکی ایک اصلاحی لیڈر کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ دونوں مذکورۂ بالا زبانوں میں اخبار "ترجمان" نکالتے ہیں۔ پچھلے دنوں اُنہوں نے تمام مسلمان جماعتوں کے نمائندوں کی ایک موتمر بھی اس غرض سے منعقد کی تھی کہ وہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے وسائل اور اُن میں باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے ذرائع پر غور کریں۔

(۳) دریائے والگا کے وسط میں اور قازان، اورنبرگ، اوفا اور سمارا میں جو مسلمان آباد ہیں اور ان کے علاوہ اور دوسرے شہروں اور دیہاتوں میں جو مسلمان پھیلے ہوئے ہیں وہ سب ملا کر باشندگان ملک کی تعداد کے ایک تہائی (پانچ لاکھ) ہیں۔ یہ لوگ خوش طبع اور چست ہیں۔ ان کی اصل تاتاری قبائل سے ملتی ہے جنہوں نے چند صدیوں تک روس پر حکومت کی۔ پھر ترین سو

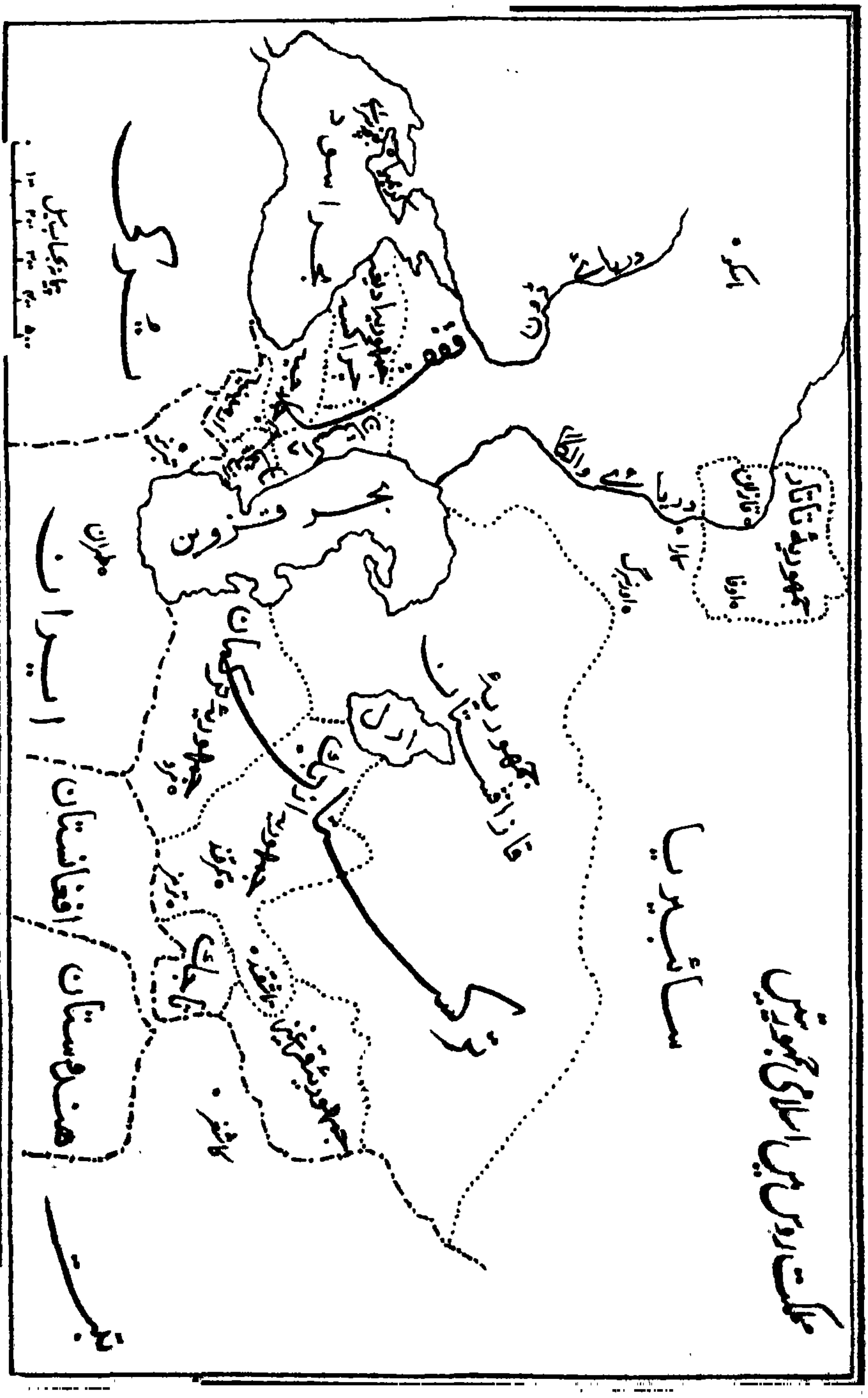
ممالک متحدہ روس میں اسلامی جمہوریتیں
سائبیریا
بحر قزوین
بحر اسود
قفقاز
دریائے والگا
ترکستان
ایران
افغانستان
ہندوستان

برس کے قریب ہوئے کہ روس نے ان پر قبضہ حاصل کرلیا۔ لیکن اس کے باوجود اپنی قومیت، دین اور قومی عادات وفضائل پر اب تک قائم ہیں۔ شہر قازان روس میں اسلامی چہل پہل کا مرکز معلوم ہوتا ہے۔ یہاں مدرسے، مکاتب، مسجدیں، چھاپے خانے، اخبارات، دارالتجارت سب کچھ ہیں۔ انھوں نے یہاں ایک جمعیۃ اسلامی قائم کی ہے۔ اور ایک مدرسہ بنایا ہے اور یہ اپنے طلبہ کو تحصیل علم کے لیے جامعۂ ازہر مصر بھی بھیجتے ہیں پچھلے دنوں انھوں نے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی ہے جس کی رسم افتتاح میں مصر، یمن، اور حجاز کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔

(۴) ترکستان غربی میں اُس کے مختلف اجزا سمیت متعدد اسلامی گروہ ہیں جو اپنی قدامت پر اب تک مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ اُن کی تعداد دو کروڑ کے قریب ہے۔ یہ وسیع ملک ایک بڑے میدان پر مشتمل ہے جو کوہ التائی اور پامیر کی پہاڑیوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کے تمام ترک مع اپنے مختلف قبیلوں کے مثلاً اوزبک، ترکمان، قرغیز، قازاق اور نوغامی وغیرہ۔ یہی خطہ ان سب کا گہوارۂ تمدن، حکومتوں کا منشا ومولد ہے۔ یہاں کی زمین بھی بڑی سرسبز وشاداب ہے اس میں ہر قسم کے پھل، ترکاریاں اور روئی کی کاشت بڑی آسانی سے ہوسکتی ہے، یہاں پانی بھی بکثرت موجود ہے دریائے جیحون وسیحون تمام ملک کو سیراب کرتے ہیں۔ جو علاقہ روس سے متعلق ہے وہ صرف ترکستان غربی ہے، رہا ترکستان شرقی جس کا سب سے بڑا شہر کاشغر ہے، سلطنت چین کے زیر اثر ہے۔ اگرچہ بالشویکی اثرات تھوڑے زمانہ سے وہاں بھی پہنچ رہے ہیں۔ ترکستان شرقی کے ہی مسلمان ہیں جن کو اصل باشندگان چین اور اہل تبت میں تبلیغ اسلام کا شرف حاصل ہے وسط ایشیا کے مشہور، بڑے بڑے شہر مثلاً تاشقند، سمرقند، بخارا، اور خوقند وغیرہ بھی اسی ترکستان شرقی میں واقع ہیں۔